سلسلۂ
تالیفات
ابو محمد جلبوی

انموذج اللبیب
فی تذکرۃ الشیخ غلام حبیب

تالیف

ابو محمد مولانا امان اللہ صاحب مدرس دار العلوم تعلیم القرآن جلبئی (صوابی)
تلمیذ رشید شیخ ویسہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پسند فرمودہ

شیخ القرآن ابو مقداد مولانا عبد المقدس باچا صاحب (جلبئی)

ناشر: دار العلوم تعلیم القرآن محلہ سیدان، موضع جلبئی (صوابی)

Maktaba Tul Ishaat.com

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاؤن لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً فوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: انموذج اللبیب فی تذکرۃ الشیخ غلام حبیب

تالیف: ابو محمد مولانا امان اللہ صاحب مدرس دار العلوم تعلیم القرآن جلبئی (صوابی)
تلمیذ رشید شیخ ویسہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کمپوزنگ:

ڈیزائننگ: محمد قاسم بن مولانا محمد امین صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

طباعت: طبع اول ذی الحجہ 1440ھ = اگست 2019ء

ناشر: دار العلوم تعلیم القرآن محلّہ سیدان، موضع جلبئی (صوابی)

ضخامت: 25 صفحات

قیمت: 30 روپے

برائے رابطہ: 0313-9934782

Maktaba Tul Ishaat.com

انتساب

شیخ القرآن والحدیث مولانا غلام حبیب عرف ویسہ شیخ صاحب کے نام جن سے راقم نے قرآن وحدیث پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کے مکینوں میں سے شمار کر کے ان کو درجات عالیہ سے ہم کنار فرمائیں۔

آمین یا رب العالمین برحمتك یا ارحم الراحمین

ابو محمد امان اللہ خان جلبوی

من تلامذۃ الشیخ غلام حبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Maktaba Tul Ishaat.com

فہرس مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
	انتساب	
	فہرس مضامین	
	تقریظ از شیخ القرآن مولانا ابومقداد سید عبدالمقدس باچا صاحب (جلبئی، صوابی)	
	مقدمہ	
	ولادت اور تحصیل علم	
	تدریس کے میدان میں	
	تفسیری خدمات	
	آیات کی تفسیر	
	وقت کی پابندی	
	مسند حدیث کا چمکتا ہوا ستارہ	
	بیعت وارشاد	
	حلیہ	
	مہمان نوازی اور سخاوت	
	مزاج وعادات	
	خطابت اور حق گوئی	
	غیر مسلموں کا آپ کے دست حق پر ایمان قبول کرنا	
	اکابرین کے ساتھ تعلقات	

Maktaba Tul Ishaat.com

	امیر مرکزیہ سے تعلق	
	وسیع المطالعہ شخصیت	
	دارالعلوم دیوبند کا سفر	
	اسفار حرمین شریفین	
	مرض الموت میں قرآن وسنت سے محبت	
	حسن خاتمہ	
	نماز جنازہ	
	مشہور تلامذہ	
	تصنیف وتالیف	
	باقیات الصالحات	

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت العالِم موت العالَم

کل من علیها فان ویبقٰی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام

اس فرمان الٰہی کی صداقت کا ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں، اس کی صداقت پر ہمارا پختہ ایمان اور یقین بھی ہے۔ اس کارگرہستی میں جو بھی آیا ہے اس نے بہر حال یہاں سے جانا ہے۔ کوئی انسان اس دنیا میں ابدی زندگی لے کرنہیں آیا ہے۔ ان تمام حقائق پر ایمان ویقین کے باوجود بعض انسانوں کا اس دنیا سے جانا ہمارے لیے ایسا حادثہ بن جاتا ہے جو ہمیں جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے جس کا زخم بڑا گہرا ہوتا ہے اور جس کا واقع ہونا گویا قیامت صغریٰ کا سر پر گزرنا ہے۔

تیری خوشبو نہیں ملتی تیرا لہجہ نہیں ملتا ہمیں شہر میں کوئی تیرا جیسا نہیں ملتا

ماہ رمضان میں شیخ القرآن والحدیث مولانا غلام حبیب رحمہ اللہ کا حادثۂ وفات اسی نوع کا تھا۔ آپ کا اس دار فانی سے کوچ کر جانا ایسا حادثہ تھا کہ امت مسلمہ کا باشعور طبقہ ہوش وحواس کھو بیٹھا۔

زندگی ایسی گزارو کہ سبھی کو رشک ہو موت ہو ایسی زمانہ عمر بھر رویا کرے

حضرت شیخ رحمہ اللہ کا ذکر خیر کرنا فقط لائقِ مبارکباد ہی نہیں بلکہ باعث خیر بھی ہے جس طرح سمندر کی موجوں کو کوزے میں، دریا کی لہروں کو قطرے میں

Maktaba Tul Ishaat.com

جمع نہیں کیا جا سکتا اسی طرح آپؒ کی سیرت وعظمت کو ایک نشست میں بیان کرنا قطعی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمہ اللہ کو اپنا ایک خاص قرب عطا فرمایا تھا۔ دینی علوم کی نشر واشاعت میں خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو اس قدر روشن ہے کہ عقل انسانی اس پر انگشت بدنداں رہ جاتی ہے اس لیے میں حیران ہوں کہ آپ کے اوصاف کے کس پہلو سے ایک ناتمام ومختصر گفتگو کا آغاز کروں۔

من کثرة الاخبار من مکرماته   یمر به صنف ویأتی به صنف

ترجمہ: یعنی ان کے مکارم اتنے زیادہ ہیں کہ ایک کا ذکر چھیڑتا ہے تو دوسرا سامنے آجاتا ہے۔

ولادت اور تحصیل علم:

حضرت شیخ رحمہ اللہ ضلع بٹگرام کے پھگوڑہ نامی گاؤں میں ۱۹۴۴ء کو محترم جمال الدین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے علماء سے حاصل کی۔ بعد ازاں علوم اسلامیہ کو اپنے سینہ میں لینے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں اور مختلف مدارس کے سفر کیے مثلاً گجرخان، نرتوپہ، اکوڑہ خٹک، راولپنڈی اور پنج پیر وغیرہ۔ دورہ حدیث کیلئے ملک کے مشہور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں

Maktaba Tul Ishaat.com

داخلہ لیا۔ ۱۹۶۹ء میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب، مولانا عبد الحلیم صاحب اور مولانا محمد علی رحمہم اللہ سے سند حدیث حاصل کی۔علوم قرآنی کے حصول کے لئے دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کا رُخ کیا۔شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے شعبان ورمضان کے دورہ تفسیر میں ۵ مرتبہ شرکت کی۔اور قرآنی علوم سے اپنے قلب وسینہ کو سیراب کیا۔اس کے بعد عالم اسلام کے قرآنی علوم کے عظیم مرکز دارالقرآن پنج پیر کا رُخ کیا اور وقت کے عظیم مجدد امام الانقلاب شیخ القرآن والحدیث امام محمد طاہرؒ سے بطرز سندھیؒ والوائیؒ قرآنی علوم اپنے سینہ میں محفوظ کر لیے۔

تدریس کے میدان میں:

فراغت کے بعد جامعہ امداد العلوم ڈھوک فتح اللہ (برہان) میں تدریس کا آغاز کیا۔یہاں تدریسی خدمات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ حسن ابدال میں قاضی شمس الدین کے قائم مقام جمعہ بھی پڑھاتے تھے۔کبھی کبھی ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے برہان سے حسن ابدال تک پیدل بھی جاتے تھے۔

بعد ازاں موضع ویسہ (اٹک) کے ذمہ داروں کی پر اصرار مطالبے پر برہان سے ویسہ تشریف لائے۔ویسہ میں مسجد قبا کی سنگ بنیاد رکھ کر گیارہ سال امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ساتھ ساتھ دارالعلوم ترتیل القرآن

Maktaba Tul Ishaat.com

(تاجک) میں فنون کی تدریس بھی کرتے رہے۔ترتیل القرآن کے مہتمم قاری محمد الیاس رحمہ اللہ (جوکہ ماہر فی التجوید تھے) طلباء کرام کو مشق کراتے اور شیخ رحمہ اللہ جزری پڑھاتے۔اس کے بعد علاقہ چھچھ کے مشہور ادارہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ میں تدریس شروع کی اور وہاں تقریباً گیارہ سال مختلف فنون کے ساتھ ساتھ سنن ابی داؤد بھی پڑھایا کرتے تھے۔۱۹۹۲ء میں دارالعلوم تعلیم الاسلام سے منتقل ہوکر اپنے مسجد مرکی خیل میں جامعہ عربیہ جواہر القرآن کی بنیاد رکھ کر تدریس کا آغاز کردیا۔تقریباً تینتیس سال تک موقوف علیہ پڑھاتے رہے۔احقر نے بھی ۲۰۰۸ء میں آپ سے موقوف علیہ پڑھی ہے۔چند سال دارالعلوم تعلیم الاسلام میں بخاری ومسلم پڑھاتے رہے، پھر ۲۰۰۸ء میں اپنے جامعہ میں دورہ حدیث کا آغاز کیا اور صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی اور سنن ابوداؤد وغیرہ پڑھاتے رہے۔

تفسیری خدمات:

آپ نے دورہ تفسیر کا آغاز ۱۹۷۲ء سے کیا۔آپ کے ابتدائی دورہ تفسیر میں صرف پندرہ طلبہ تھے۔آپ کے درس میں طلباء، علماء اور مفتیان اور مدرسین حضرات کثرت شریک ہوتے تھے۔حضرت شیخ رحمہ اللہ علم تفسیر کے میدان کے عظیم شہسوار تھے دوران درس کسی بھی موضوع پر بحث فرماتے تو اس کے تمام

Maktaba Tul Ishaat.com

پہلوؤں پر سیر حاصل بحث فرماتے جس سے سامعین زیر بحث موضوع کی تہہ تک بآسانی پہنچ جاتے۔موضوع تک اذہان کی رسائی ہوتی اور اس کا لُبّ لُباب کھل کر سامنے آتا۔تفسیر اور مسائل میں افراط وتفریط سے بچ کر،حد درجہ صحت واعتدال کا لحاظ فرمایا کرتے تھے۔بعض اوقات فرق باطلہ پر انتہائی مدلل انداز میں حکمت وبصیرت کے ساتھ رد فرمایا کرتے تھے تاکہ باطل عقائد ونظریات کی اصلاح کا فریضہ ادا ہو سکے۔آپ کے درس تفسیر کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ بعض کمزور عقائد والے شرکاء درس کے عقائد مزید مستحکم بہ توحید ہو جاتی۔

۱۹۷۲ء سے ۲۰۱۹ء تک تقریباً نصف صدی تفسیر قرآن کی خدمت میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ الجامعۃ السلامیہ مدینہ منورہ میں پانچ دفعہ درس قرآن کا موقع نصیب ہوا اور دس دن برج الحطیم مکہ مکرمہ میں درس قرآن کا درس دیا۔ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں ایک شاگرد کی دعوت پر آپ نے درس قرآن دی۔وہاں کے اساتذہ درس قرآن سن کر بہت متاثر ہوئے اور آپ کو تحفۃً بیت اللہ کے غلاف کا ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا۔

آپ رحمہ اللہ ہر سال دورہ تفسیر نئے انداز میں کیا کرتے تھے۔

آیات کی تفسیر:

کسی آیت کو تفسیر القرآن بالقرآن ،تفسیر القرآن بالاحادیث ،تفسیر القرآن باقوال الصحابۃ والتابعین کے التزام کے ساتھ ساتھ اقوال مفسرین پیش

کرنے کے لئے تفاسیر کا انبار لگاتے تھے اور طلباء کو ایک ایک تفسیر دکھا کر عبارات سناتے تھے اس کے علاوہ عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور پشتو کے اشعار عجیب انداز میں بطور استشہاد پیش کرتے کہ طلباء پر وجد آتا۔ آپؒ کا درس مجمع البحرین تھا آپؒ کے درس میں شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی جھلک نظر آتی تھی کبھی کبھی بطور ہنسی و مذاح فرمایا کرتے تھے کہ میرا درس قرآن معجون مرکب ہے اس میں پنج پیر اور راولپنڈی دونوں رنگ نظر آتے ہیں۔

وقت کی پابندی:

احقر نے آپ سے سالانہ درس قرآن عصر کے بعد مکمل (۸) سال اور ایک دورہ تفسیر میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی اور ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ افادات قلم بند کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے پورے دورہ تفسیر میں آپؒ نے کبھی ناغہ نہیں فرمایا روزانہ ٹھیک وقت پر حاضر ہونا آپؒ کی زندہ کرامات تھی مثلاً اگر سبق شروع کرتے وقت (۸) بجے ہوتا تو ٹھیک (۸) بجے آپؒ کی شیرین آواز کانوں میں پڑ جاتی اور ہم اپنی لڑکپن اور جوانی کے باوجود بعض اوقات تاخیر سے آتے لیکن آفرین ہو اس مرد درویش پر بیماریوں کے باوجود اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے بالکل مقررہ وقت پر تشریف لے آتے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مسندِ حدیث کا چمکتا ہوا ستارہ:

راقم نے آپ سے مشکوٰۃ المصابیح پڑھی ہے۔ درس حدیث کے دوران جب آپ بولتے تھے اور اُمہات الکتب کے حوالے پیش کرتے تو یوں محسوس ہوتا کہ علم کا موسوعہ (انسائیکلو پیڈیا) کھل گیا ہے۔ راقم کو آپ کے صحیحین کے دروس میں شرکت کا موقع ملا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپؒ اپنے دور کے کوئی رسمی عالم اور محدث نہیں تھے بلکہ امام الانبیاء ﷺ کی سیرت وصورت کی عملی تصویر اور ''اذا رُؤوا ذکر اللّٰہ'' کے اصل مصداق تھے آپ علی الاطلاق شیخ الحدیث تھے آپ کا شمار پاکستان کے چندان گنے چُنے شیوخ الحدیث میں ہوتا ہے جو کہ واقعتاً شیخ الحدیث کہلانے کے مستحق اور اس باوقار منصب کے مظہر اتم تھے۔ آساں، عام فہم اور بہترین اسلوب تدریس کی وجہ سے آپؒ طالبانِ حدیث کے مَرجع ومصدر بنے ہوئے تھے۔ بیماریوں کے باوجود روزانہ ۴، ۵ گھنٹے مسلسل درس حدیث میں مشغول اور منہمک رہتے۔ مسند حدیث وتفسیر جیسے اہم منصب کے لئے خداوند قدوس نے جن نابغہ رجال ہستیوں کا انتخاب کیا اس کہکشاں میں میرے انتہائی محبوب شیخ کی ہستی بھی تھی۔

بیعت وارشاد:

شیخ رحمہ اللہ نے تزکیہ کے لئے سب سے پہلے بیعت خطیب اسلام شیخ طریقت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ سے کی۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ کثرت

Maktaba Tul Ishaat.com

سے گجرات اپنے پیرومرشد کے پاس جایا کرتے تھے اور اُن سے اذکار واَوراد لیا کرتے تھے انہی کی سرپرستی میں رہ کر سلوک کے منازل طے کیے اس کے بعد ۱۹۷۰ء میں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ سے راولپنڈی میں بیعت ہوئے اور صحیح بخاری کے آخری حدیث کا درس سننے کی سعادت بھی حاصل کی اور انہوں نے آپ کو اجازت حدیث مرحمت فرمائی۔

حلیہ:

آپؒ کا قد متوسط، متبسم نورانی چہرہ، عقابی نظریں، کُھلی پیشانی، سڈول جسم، سفید گھنی داڑھی، سادہ سفید کُرتا، متناسب اونچی شلوار، سر پر اکثر کالی دھاری والی سفید پگڑی اور کبھی کبھی دھاری رومال سے پگڑی باندھتے، چال میں وقار کے ساتھ ساتھ پھرتی اور تیزی، بات اتنی صاف اور آسان کہ ہر ایک کو سمجھ آجائے۔ بات کرتے تو لبوں سے موتیاں برسنا شروع ہو جاتی۔ اپنے تقویٰ، پرہیزگاری اور عمل وفضل کے باعث لاکھوں مسلمان آپ سے ٹوٹ کر محبت کرتے بلکہ عشق کرتے۔ واقعی محبوبیت ہو تو ایسی ہو کہ جس کا اغیار کو بھی اعتراف ہو۔

؎ شیخ رحمہ اللہ کیا گئے لاکھوں دل بُجھ گئے۔

مہمان نوازی اور سخاوت:

شیخ رحمہ اللہ خوش مزاجی اور مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ایک مشفق استاد التفسیر والحدیث ہونے کی وجہ سے ان کے ہاں مہمانوں کا جم غفیر رہتا

Maktaba Tul Ishaat.com

تھا آپؒ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ زائرین ملاقات کے لئے جس وقت بھی آتے اپنی استطاعت کے مطابق مہمان نوازی کرتے۔ تعلیمی سال میں اکثر طلباء واساتذہ کرام کو ایک دومرتبہ دعوت کیا کرتے تھے۔ موقوف علیہ والے سال احقر کو یاد ہے کہ دعوت میں ہمیں اپنے ہاتھوں سے گوشت میں ثرید بنایا تھا فرمایا مزے مزے سے کھاؤ اللہ کی قسم ان کے ہاتھوں کی بنائے ہوئے ثرید کا عجیب مزہ تھا۔ خودداری شیخ رحمہ اللہ میں کھوٹ کھوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عام مسلمانوں اور طلبہ کرام سے حسن سلوک کے قائل تھے۔

مزاج وعادات:

حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اخلاق وعادات، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، بولنا سننا الغرض زندگی کے تمام اعمال وافعال اسوۂ نبویؐ کے سانچے اور قالب میں ڈھلے ہوئے تھے۔ بندہ نے آپ کے سفر وحضر اور حلوت وجلوت کا مشاہدہ کئی بار کیا تھا جب آپ کے قول وفعل اور عملی زندگی یاد کرتا ہوں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے اسوۂ حسنہ کے آئینے کے سامنے بیٹھ کر سرتاپا اس کے مطابق اپنے آپ کو سنوارا ہے۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ سادہ اور بے تکلف زندگی گزارتے تھے۔ تواضع وانکساری ان کی طبیعت میں داخل تھی۔ حتیٰ کہ اپنے شاگرد اور مستفدین کی خصوصی مجلسوں میں بھی اپنی نشست گاہ میں کسی امتیاز کو پسند نہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

کرتے تھے۔ راقم موقوف علیہ والے سال دینی اجتماعات کے سلسلے میں شیخ رحمہ اللہ کے ساتھ کئی اسفار میں شریک تھا۔ اسفار میں یہ صفت مزید نمایاں ہوجاتی تھی۔ رفقاءِ سفر و خدام کے ساتھ حسن سلوک و بے نفسی کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ تحمل وقوت برداشت اس درجہ کی تھی کہ سنگین سے سنگین حالات میں بھی پیشانی پر بل نہیں آتا تھا۔ تصنع و تکلف سے طبعی طور پر نفور تھا۔ سادگی و بے تکلفی گویا عادت ثانیہ تھی آشنا نا آشنا اور اپنے و پرائے سب سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔

خطابت اور حق گوئی:

شیخ رحمہ اللہ کا ایک خاص وصف دعوت و تبلیغ اور تقریر و خطاب کے ذریعہ فروغ دین کی مخلصانہ مساعی کی جد وجہد تھی۔ مواعظ اور اصلاحی اجتماعات میں بڑھی دلچسپی لیتے تھے اسی مناسبت سے ملک بھر کے دینی مدارس اور جامعات انہیں خصوصیت سے مدعو کرتے تھے۔ رجب و شعبان میں جامعات کے ختماتِ بخاری کے لئے انہیں ملک بھر کے طویل اسفار کرنے پڑتے۔ مثلاً کراچی، راولپنڈی، سرگودھا، تلہ گنگ اور پشاور وغیرہ۔

آپ دوران خطابت کتاب اللہ اور احادیث نبویہ زیادہ پڑھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ آپ کے مخالفین بھی آپ سے قرآن سننے کے لئے دُور دُور سے جلسوں میں آتے تھے اور جب آپ اپنے مخصوص انداز

Maktaba Tul Ishaat.com

میں قرآن پڑھتے تو لوگ تڑپ اُٹھتے تھے۔ان کا عوامی بیان بھی اتنا آسان، عام فہم، موثر اور دلچسپ ہوتا تھا کہ جو شخص بھی ایک بار آپؒ کا بیان سنتا وہ ان کا گرویدہ ہو جاتا۔آپؒ اردو اور پشتو دونوں زبانوں کی ایک مشہور خطیب تھے جب تقریر کرتے تو گویا گلستان کھل جاتا خاص انداز اور ترنم سے برمحل شعر پڑھتے تو سامعین پھڑک جاتے۔دوران وعظ و بیان کسی کا اُٹھ جانا تو دور کی بات اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا یوں لگتا تھا جیسے سامعین پر مقرر نے جادو کر دیا۔احقر بچپن سے آپ کی تقریریں اور بیانات سننے کا عادی تھا کیونکہ خیبر پختونخوا میں سب سے پہلے بیان کے لئے دعوت ہمارے استاد مولانا سید عبدالمقدس باچا صاحب نے دیا اور تعلیم القرآن جلبئی کو آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے آئے تھے اس کے بعد خیبر پختونخوا میں آپ کی خطابت کا چرچا ہونے لگا۔تقریر میں کسی کی پرواہ کیے بغیر حق کو بیان کرتے تھے اور حق گوئی کی خاطر آپ پر اور آپ کے گھر پر کئی مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے تھے۔۲۰۰۵ء کے تفسیر میں تقسیم اسناد کے دوران ہم طلبہ کو فرمایا کہ بیان کرتے وقت چہروں کا مطالعہ نہیں کرنا بلکہ منبر رسول ﷺ پر بس حق ہی بیان کرنا۔آپ نے تبلیغ دین کو عام پیشہ ور مبلغین کی طرح استحصال زر کا ذریعہ نہیں بنایا اگر آپ چاہتے تھے تو آپ تبلیغ کو پیشہ بنا کر گھر سونے کا بنا سکتے تھے مگر آپ نے تبلیغ دین کو اس کا صحیح مقام دیا اور اسے جہاد فی سبیل اللہ سمجھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مسلموں کا آپ کے دست حق پر ایمان قبول کرنا:

آپ کی دعوت وخطابت میں اللہ تعالیٰ نے وہ اثر رکھی تھی کہ غیر مسلم ایمان لائے بغیر نہیں ٹھہر سکتے آپؒ نے عرصہ ١٩ سال سے ماہانہ درس قرآن دارالعلوم حسینیہ مرزا (اٹک) میں دیا کرتے تھے آپ کے درس قرآن سے ایک مسیحی خاندان متأثر ہو کر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے ٢٥ اگست ٢٠١٧ء بروز جمعہ دارالعلوم حسینیہ ایک جم غفیر کے سامنے آپؒ کے ہاتھوں پر ے عیسائیوں نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا اور ان کے اسلامی نام جابر مسیح سے محمد جابر، ریحانہ مسیح سے ریحانہ بی بی، روید سے شیر علی، علیشہ کائنات سے عائشہ کائنات، چندہ سے مریم بی بی، کرن سے حفصہ بی بی، جائقہ سے صفیہ بی بی رکھ دیئے۔ یہ خبر اٹک کے مشہور اخبارات نے بڑی سرخیوں سے شائع کی۔

اکابرین کے ساتھ تعلقات:

شیخ رحمہ اللہ تمام اکابرین اشاعت سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے۔ دو تین مرتبہ ختم القرآن کے موقع پر شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہرؒ گوویسہ آنے کی دعوت دی تو بخوشی قبول کر کے آپ کے مدرسہ کو تشریف لائیں۔ اور اپنے لخت جگر شیخ القرآن مولانا محمد طیب صاحب کو آپ کے پاس پڑھنے کے لئے بھیجا۔ شیخ غلام حبیب ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ دارالقرآن پنج پیر جاتے اور شیخ القرآن مولانا

محمد طاہر پنج پیریؒ سے ضیاء النور پڑھتے تھے۔

اس طرح شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ بھی آپ سے دلی محبت رکھتے تھے۔آپ ویسہ تشریف لائے تھے اور آخری سورتوں کا درس دیا تھا۔شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی وفات کے بعد آپ دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار کے اجتماعات میں شرکت کرتے تھے اور مولانا اشرف علی مدظلہ کی درخواست پر جمعہ پڑھانے کے لئے دار العلوم تعلیم القرآن جاتے تھے۔

قاضی شمس الدینؒ بھی آپ کے پاس طلباء پڑھنے کے لئے بھیجتے تھے یہ شیخ رحمہ اللہ کی قابلیت تھی کہ خاتم المحدثین قاضی شمس الدین جیسے شخصیت آپ کے پاس طلباء بھیجا کرتے تھے۔سید عنایت اللہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس اکثر جاتے تھے کیونکہ وہ آپ کے مرشد و پیر تھے۔

امیر مرکزیہ سے تعلق:

شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری اگرچہ آپ کے شاگرد تھے لیکن آپ ہمیشہ بوجہ فرزند استاد اور امیر ہونے کی حیثیت سے اُن کی بے حد اکرام کرتے تھے اور آپ کے ہر فیصلے کا دل سے احترام کرتے تھے۔

احقر نے آپ سے سنا ہے جب شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری صاحب یہاں پڑھتے تو پڑھائی کے دوران کبھی رضائی پر نہیں بیٹھے بلکہ عام چٹائی

Maktaba Tul Ishaat.com

پر بیٹھ جاتے کیونکہ یہ میرے اُستاد کا بیٹا ہے اور اس کا احترام مجھ پر لازم ہے۔دارالقرآن پنج پیر کے ہر اجتماع ،ختم القرآن اور شوریٰ کے موقع پر ضرور حاضر ہوتے۔

وسیع المطالعہ شخصیت:

شیخ رحمہ اللہ نہایت کثیر المطالعہ شخصیت تھے کتابوں کے شوقین تھے ہر وقت بس تفسیر وحدیث کے مطالعہ میں مصروف نظر آتے تھے۔مرض الموت میں جب بھی دیکھا تو کتاب ہاتھوں میں ہوتا اور جو بھی کتاب مکتبہ میں اُٹھاتے تو کتاب کی اول صفحات پر شیخ رحمہ اللہ کی ہاتھ کی لکھی ہوئی عبارات نظر آئے گی یہ اُن کی وسعت مطالعہ پر بین دلیل ہے۔آپ رحمہ اللہ کے پاس مکتبہ میں ۱۶۲ عربی تفاسیر موجود تھے جن کا آپ نے بالاستیعاب مطالعہ کیا تھا۔

دارالعلوم دیوبند کا سفر:

۱۹۸۴ء آپؒ مولانا رشید احمدؒ (مہتمم دارالعلوم تعلیم الاسلام) ، شیخ الحدیث مولانا محمد صابر رحمہ اللہ (حضرو)، شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام (حضرو)، مولانا اجمل قادری رحمہ اللہ لاہوری (پوتا شیخ التفسیر احمد علی لاہوری) اور دیگر علماء چھچھ کی معیت میں دارالعلوم دیوبند گئے اور وہاں دارالتفسیر میں تین دن قیام کیا وہاں کی شیوخ الحدیث سے اجازت حدیث بھی لیا اور فرماتے کہ وہاں کی استاد حدیث

خاتم المحدثین قاضی شمس الدین رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ وہاں کے دارالافتاء مفتی اعظم ہند مفتی محمود الحسن گنگوہی (مصنف فتاویٰ محمودیہ) سے ملاقات بھی ہوئی۔ اور تأثرات میں وہاں کی رجسٹر میں لکھا کہ ''ہم نے دارالعلوم دیوبند کو ایسا ہی پایا جیسا کہ اپنے اکابر سے سنا تھا۔'' اس کے علاوہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مدرسے ڈابھیل بھی گئے تھے۔

اسفار حرمین شریفین:

آپ رحمہ اللہ حرمین شریفین سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ جب بھی آپ کے سامنے تذکرہ ہوتا تو بس یہی کہتے کہ اللہ ہمیں بار بار ادب واحترام کے ساتھ حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائیں۔ ۸ مرتبہ فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے حجاز مقدس کا سفر کر چکے تھے اور ۴ بار عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے گئے تھے۔ آپ نے پہلی مرتبہ ۱۹۹۴ء میں عمرہ اور ۱۹۹۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ راقم جب ۲۰۱۴ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کر کے واپس آ گئے تو آپ رحمہ اللہ بنفس نفیس ہمارے غریب خانے کو ملاقات کی غرض سے آ گئے یہ میرے لئے بہت بڑی خوشی کا دن تھا۔ آپؒ نے ایک مرتبہ راقم کو فرمایا کہ ''دل چاہتا ہے کہ زندگی کے آخری ایام مدینہ طیبہ میں گزر جائے اور موت بلد رسول ﷺ میں آ جائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مرض الموت میں قرآن وسنت سے محبت:

رجب ۱۴۴۰ء میں بخاری شریف کے ختم کے پروگرام میں شرکت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے بخاری شریف کے آخری حدیث مبارک کے مشمولات پر انتہائی رقت آمیز لہجے میں بڑی مبسوط اور مؤثر تقریر فرمائی۔ خرابیٔ صحت کے باوجود تقریبا ۲ گھنٹے بیان فرماتے رہے اور آخر میں اپنی بیان اور ضعف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مطالعہ نہیں کیا آنکھوں میں درد تھا میرا اِرادہ پندرہ منٹ کا تھا۔ ماشاءاللہ دو گھنٹے حدیث پر بحث کیا۔ جب بھی ہم عیادت کی لئے جاتے تو بس یہی آرزو ہوتی کہ میں کیسے زندہ رہوں گا کہ قرآن وحدیث کی خدمت نہ ہو۔ ہماری بار بار تسلی دینے کے باوجود بس آپ یہی کہتے کہ قرآن وسنت کی خدمت رہ گئی۔

حسن خاتمہ:

بقول مفتی محمد طاہر صاحب جب ۱۱ رمضان ۱۴۴۰ء بروز جمعہ نماز فجر آپ رحمہ اللہ مکتبہ میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ فرمایا قرآن حکیم لے آؤ اور سورۃ طٰہٰ کی یہ آیت نکالو ﴿وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی﴾۔ حسب ہدایت قرآن مجید کا نسخہ لا کر کھولا گیا۔ آپ مذکورہ آیت کریمہ پڑھتے رہے کہ روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

نماز جنازہ:

حضرت شیخ رحمہ اللہ جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں وفات پا گئے۔ ۱۷ مئی ۲۰۱۹ء کی گرمی کے باوجود صبح سے عصر تک بادل کا چھا جانا حضرت شیخ کی عنداللہ قبولیت کی دلیل تھی۔ احقر نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی تو جنازہ میں لاکھوں فرزندان توحید، علماء، صلحاء، طلباء اور عوام کی بے پناہ ہجوم کو دیکھ کر امام احمد بن حنبل کا مشہور جملہ یاد آیا:

''قولوا لاھل البدع بیننا وبینکم یو م الجنائز''

اہل بدعت سے کہہ دو کہ ہمارے اور آپ کے مابین فیصلہ کی چیز جنازہ کا دن ہے۔ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو آپؒ کی شخصیت یا واقفیت کی بنا پر نہیں بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے نماز جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ آپکا نماز جنازہ پاکستان کے تاریخی جنازوں میں سے ایک جنازہ تھا۔

(عاش سعیدا ومات حمیدا :فرحمه الله دهرا مدیدا)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کا نماز جنازہ آپ کے فرزند مولانا قاری غلام الرحمٰن صاحب نے پڑھائی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مشہور تلامذہ:

آپ رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں شاگرد عطاء کئے تھے جو تقریباً سب کے سب قرآن وحدیث کی خدمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔آپ کے مشہور شاگردوں میں سے: شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طیب طاہری (امیر اشاعت التوحید والسنّت)، مفتی حبیب اللہ صاحب (کوئٹہ)، امام الصرف والنحو مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (ویسہ اٹک)، امیر المجاہدین مولانا عصمت اللہ نورستانی (افغانستان)، محقق العصر مولانا سید عبدالمقدس باچا (جلبئی ،صوابی)، شیخ الحدیث مولانا صلاح الدین باجوڑی، شیخ الحدیث مولانا فضل ربانی (کراچی)، مولانا محمد زاہد صدیقی (کراچی)، مولانا حسین احمد سواتی، شیخ الحدیث مولانا محمد طیب بلوچستانی (منصف عنقود الجمان) اور شیخ الحدیث مولانا دوست محمد نورستانی۔

تصنیف وتالیف:

چونکہ آپ رحمہ اللہ کی حیات طیبہ درس وتدریس کے علاوہ اکثر وعظ وخطابت میں اِدھر اُدھر مقامی وبیرونی اسفار میں گزری اس لئے آپ کو تصنیف و تالیف کا موقع بہت ہی کم ملا۔آپ کی تصنیفی خدمات اگرچہ نسبتاً کم ہیں مگر نہایت عمدہ اور مفید ہیں۔آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود قلم وقرطاس سے رشتہ جوڑے رکھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آپ کی تصنیفات و تالیفات میں سے چند اہم تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) خطبات حبیب (مطبوع) (۲) اُصول قرآن (مطبوع)

(۳) لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح (غیر مطبوع)

(۴) مشکلات البخاری (غیر مطبوع)

(۵) الجواہر المفید لحل مشکلات القرآن المجید (غیر مطبوع)

باقیات الصالحات:

شیخ رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے چھ فرزند مولانا قاری غلام الرحمٰن، عبیدالرحمٰن، مولانا غلام اللہ، کفایت اللہ، مفتی محمد طاہر، قاری محمد طیب اور چار بیٹیاں چھوڑ دیئے جو کہ آپ کے مسجد و مدرسہ کو باحسن طریقے سے چلا رہے ہیں۔ اسیطرح ہزاروں شاگرد بھی اپنے پیچھے صدقہ جاریہ کے طور پر چھوڑ دیئے۔ اور ایک عظیم مکتبہ بھی آپ کا علمی یادگار ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

آمین یارب العالمین برحمتک یاارحم الراحمین

اعد ذکر حبیب لنا ان ذکرہ هو المسلك ما کررته یتضوع

ترجمہ: مجھے حبیب کا تذکرہ بار بار کیا کرو، یہ تو وہی مُشک ہیں جو بار بار لگانے سے اس کی خوشبو بڑھ جاتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مؤلف کی دیگر تالیفات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

- اربعین نَوَوِی (پشتو ترجمہ)
- امام انقلاب کا زمانہ طالب علمی (اُردو)
- انموذج اللبیب فی تذکرۃ الشیخ غلام حبیب (اُردو)

ناشر

دارالعلوم تعلیم القرآن محلّہ سیدان، موضع جلبئی (صوابی)

برائے رابطہ: 0313-9934782

Maktaba Tul Ishaat.com